سلسلہ مطبوعات-14

نظام کیا ہے؟

www.rahimia.org

مولانا مفتی عبدالخالق آزاد رائے پوری مدظلہ

شاہ ولی اللہ میڈیا فاؤنڈیشن

نظام کیا ہے؟

آئینہ

مضامین	صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر
ابتدائیہ	۱	نظام کے ہمہ گیر اثرات کا جائزہ	۱۰
نظام کسے کہتے ہیں	۲	نظام کی مرکزی قیادت کا وجود اور معاشرہ پر اسکے اثرات	۱۰
نظام کی لغوی حقیقت	۲	جسمانی نظام کا قائد اور اسکے اثرات	۱۰
نظام کی عرفی اور اصطلاحی حقیقت	۴	انسانی جسم میں دل کا بنیادی کردار	۱۱
انسان کا جسمانی نظام	۴	خاندانی نظام کی قیادت اور اسکے اثرات	۱۲
خاندانی اور گھریلو زندگی کا نظام	۵	ملکی نظام کی قیادت اور سماج پر اسکے گہرے اثرات	۱۳
شہری اور ملکی نظام	۶	جیسے حکمران ویسے عوام	۱۴
ملک کے لئے نظام کی ضرورت	۷	خلاصہ کلام	۱۵
ملکی نظام کی ذمہ داری	۷	جدید دور میں نظام کے گہرے اثرات	۱۵
نظام کی تعریف	۸	باشعور افراد کا فرض	۱۶
نظام کا فساد	۸		
مرکزی نظام کے ذیلی ادارے	۹		
بین الاقوامی نظام	۹		

www.rahimia.org

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ابتدائیہ

ہر سماج کی ساخت پرداخت میں وہ نظام (System) بنیادی کردار ادا کرتا ہے۔ جو اس معاشرہ میں رائج اور نافذ ہو' سماج کے اجتماعی ادارے جس شکل اور ہیت پر قائم ہوں' معاشرہ اس کے اثرات قبول کرتا ہے کوئی فرد بھی نظام کے دوررس اثرات کی گرفت سے اپنے آپ کو بچا کر نہیں رکھ سکتا ہے اسی لئے نظام کی ہیت حاکمہ معاشرہ کے تمام افراد کی ترقی و تنزل کی ذمہ دار ہوتی ہے۔

جب تک نظام (system) درست رہتا ہے۔ یعنی قوم کے اجتماعی ادارے قومی اجتماعی مفادات کے محافظ رہتے ہیں۔ اور لوگوں کے حقوق کی پوری پوری رعایت رکھتے ہیں تو معاشرہ اپنی فطری ترقی پر گامزن رہتا ہے۔ لیکن جب نظام اجتماعی مفادات کے تحفظ کی بجائے مراعات یافتہ طبقہ کا پاسبان بن جائے' لوگوں کے حقوق پامال کرکے مقتدر طبقات کی عیاشیوں کا ضامن بن جائے۔ اور پوری قوم کی نمائندگی کی بجائے آمریت کا روپ دھار کر گروہی مفادات کا اسیر ہوجائے' تو ایسے میں قومی مفادات خطرے میں پڑ جاتے ہیں۔ اور ہر فرد اپنی جگہ ظلم و ستم کا شکار ہوجاتا ہے۔ اور یوں پوری قوم ظلم و استحصال پر مبنی ظالمانہ نظام کی چکی میں پسنے لگتی ہے۔

جب معاشرہ میں رائج نظام قوم کے اجتماعی حقوق کو نظر انداز کرنے کا وطیرہ اپنا لے اور اس کی بربریت اپنی انتہاء کو پہنچ جائے۔ تو اس وقت فطری اور طبعی طور پر ضروری ہوجاتا ہے کہ اس ظالمانہ نظام کو ختم کیا جائے۔ اور صحیح بنیادوں پر قومی اور اجتماعی امنگوں کے مطابق ایسا عادلانہ نظام اجتماعی قائم کیا جائے۔ جو پوری قوم کا نمائندہ ہو۔ قوم کے اجتماعی و انفرادی حقوق کے تحفظ کا ضامن ہو' اور تمام افراد کی اجتماعی ترقی کی ضمانت فراہم کرے۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ قوم کی آزادی کو برقرار رکھتے ہوئے اس کے قومی وقار میں اضافہ کرے' اور دیگر اقوام کے لئے ایک مثالی معاشرہ کی تصویر کشی کرے' تاکہ معاشرے کا ہر فرد نہ صرف یہ کہ خوشحال ہو اور امن و سکون کی زندگی بسر کرے بلکہ ایک باوقار قوم کے باوقار فرد کی حیثیت میں اپنا ایک

www.rahimia.org

مقام اور شناخت باقی رکھ سکے۔

لہٰذا ضروری ہے کہ ابتدائی اور تمہیدی درجے میں نظام کی حقیقت اور اس کے ہمہ گیر اثرات سے واقفیت ہو تاکہ ایک صحیح اور عادلانہ نظام کے قیام کی اہمیت کا درست اندازہ لگایا جاسکے۔ نتیجۃً باشعور نوجوان موجودہ دور میں اپنے لئے ایک بہتر راہ عمل متعین کرسکیں۔ اور اپنے اجتماعی اداروں کو صحیح بنیادوں پر استوار کرنے کے لئے راست سمت میں اپنی جدوجہد کو جاری رکھ سکیں۔

اللہ ہمارا حامی و ناصر ہو

(مفتی) عبدالخالق آزاد

www.rahimia.org

نظام کسے کہتے ہیں

نظام (system) پر بحث و گفتگو سے قبل یہ ضروری ہے کہ ہم اس کی حقیقت سے واقفیت حاصل کریں، اور یہ معلوم کریں کہ "نظام" کسے کہتے ہیں؟ اس کی لغوی اور اصطلاحی تعریف کیا ہے؟ اور مثالوں کی روشنی میں اس کی وضاحت کیونکر ممکن ہے؟ اس لئے ذیل میں نظام کی حقیقت واضح کرنے کے لئے ان تمام پہلوؤں پر مختصر طور پر روشنی ڈالی جا رہی ہے۔

نظام کی لغوی حقیقت

لفظ "نظام" عربی زبان کا مصدر ہے۔ اور عربی لغت میں اس کے مختلف معانی آتے ہیں۔ اس کا ایک معنی یہ ہے "ایک ایسا دھاگہ جس میں موتی پرو دیئے گئے ہوں"(۱) گویا "نظام" اس باریک مگر مضبوط دھاگے کو کہتے ہیں، جس میں بکھرے ہوئے موتی پرو دیئے جاتے ہیں۔ اور وہ انہیں بکھرنے نہیں دیتا۔ اور یوں وہ ایک خوبصورت مالا یا ہار کی شکل اختیار کرلیتا ہے۔ چنانچہ عربی شاعر نے اس ضمن میں کیا خوب کہا ہے!

لَاتَنقَضُوا الدُّرَّ يَنتَشِر عِقدُهُ
لِيَعُودَ اَحسَنَ بِالنِّظَامِ وَ اَجمَلاَ۔

شاعر کہتا ہے "تم ہار کے اس موتی کے (مستقبل) کے بارے میں پریشان اور مایوس نہ ہو، جسے اس مقصد کے لئے توڑ دیا گیا ہو کہ دوبارہ اسے کسی اچھے اور خوبصورت نظام (یعنی دھاگے) میں پرو دیا جائے گا" اب اگر نظام کے اس معنی میں غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ موتیوں کو "ہار" کی شکل دینے والے نظام (دھاگے) میں تین چیزیں بنیادی طور پر پائی جاتی ہیں۔

۱۔ مختلف و منتشر موتیوں میں باہمی ربط و تعلق پیدا کرنا

۲۔ ان میں ایسی وحدت کا پیدا ہونا کہ انہیں ایک نام (ہار) سے پکارا جانے لگے۔

۳۔ موتیوں کو یکجا رکھنے اور انہیں کنٹرول کرنے کی صلاحیت و استعداد کا ہونا۔

یہ تین نکات ایسے ہیں جو اپنے اپنے دائرہ کار میں ہر ایک "نظام" میں پائے جاتے ہیں۔ چنانچہ نظام کے ایک اور معنی پر بھی غور کیجئے۔

نظام ان "اساسی قواعد و قوانین کے مجموعہ" کو بھی کہتے ہیں۔ جنہیں کسی جماعت یا گروہ نے اپنے فکر و فلسفہ اور عملی کردار کے لئے بنیادی حیثیت دے دی ہو۔ اور پھر اپنے پورے فلسفے اور فکر کی تشریح و تفصیل، اور اپنے عملی کردار کی وضاحت، ان اصولوں کی روشنی میں کرتی ہو، مثلاً" سرمایہ دارانہ نظام، اشتراکی نظام، اسلامی نظام(۲)

نظام کے ایک اور معنی بھی ہیں:۔ "نظام" سے مراد لوگوں کے ایسے نگران اور سربراہ، جو ان کے اجتماعی معاملات کو کنٹرول کرنے اور انہیں درست طور پر چلانے کے ذمہ دار ہوں"(۳)

ان تمام معانی پر اگر غور کیا جائے تو بنیادی طور پر جو مفہوم و مطلب واضح ہوتا ہے وہ یہ کہ:۔

"نظام" سے مراد ایسی مرکزی چیز، بنیادی اصول و قاعدہ یا افراد کا ایسا ادارہ ہے جو:۔

۱۔ مختلف اکائیوں (یعنی اشیاء، افکار یا افراد) میں باہمی ربط و تعلق پیدا کرے، اور انہیں ایک "رشتے" میں جوڑ کر اکٹھا کردے

۲۔ ان میں ایسی وحدت پیدا کردے کہ وہ ایک نام سے پکارے اور پہچانے جائیں۔

www.rahnima.org

۳۔ پھر اس میں عملی طور پر ان سب کو کنٹرول کرنے کی صلاحیت اور استعداد بھی موجود ہو تاکہ وہ اس کے بندھن میں بندھے رہیں۔ بکھرنے نہ پائیں۔

انگریزی زبان میں نظام کے معنی "سسٹم" (system) کے کئے گئے ہیں۔(۴)
اور انگریزی لغت (Dictionary) میں "سسٹم" کے بھی تقریباً" یہی معنی بیان کئے گئے ہیں:۔

(1)Orderly arrangement (of wards ideas theories things etc)
(2) Methods or principles (of)" (5)

نظام کی عرفی اور اصطلاحی حقیقت

گذشتہ سطور میں پوری وضاحت کے ساتھ یہ حقیقت سامنے آگئی ہے کہ نظام کا لغوی مفہوم و مطلب کیا ہے؟ اب عرفی اور اصطلاحی نقطہ نظر سے اسکا جائزہ لیتے ہیں۔
یہ ایک مشاہداتی حقیقت ہے کہ انسانی زندگی کے ہر شعبہ میں باہمی ربط و تعلق کا ایک عمل جاری ہے۔ بلکہ کائنات کی کل اشیاء میں ایک وابستگی اور باہمی تعاون پایا جاتا ہے۔ یہ ربط و تعلق دراصل "نظام" کی ہی مختلف شکلیں ہیں۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ انسان کے اپنے جسم سے لے کر کل کائنات کی مختلف اشیاء میں درجہ بدرجہ نظام کا اپنا ایک عمل جاری ہے۔ اور اس کو مختلف ناموں سے پکارا جاتا ہے۔ مثلاً" انسانی تعلق کے حوالے سے' انسان کا جسمانی نظام' گھریلو اور خاندانی نظام' شہری اور ملکی نظام' سیاسی و حکومتی نظام' اقتصادی و معاشی نظام' عالمی اور بین الاقوامی نظام ہیں۔ اور پھر آخر میں دنیا میں موجود تمام اشیاء پر مشتمل کل کائنات کا ایک نظام موجود ہے۔
اس طرح نظاموں کا ایک تسلسل ہے۔ جو نیچے سے اوپر تک پایا جاتا ہے۔ اب ان میں سے جس نظام کے متعلق ہم گفتگو کرنا چاہتے ہیں۔ پہلے اس کا مقام و مرتبہ متعین کریں گے۔ اور پھر اس کی اصطلاحی تعریف اور حقیقت بیان کریں گے۔ تاکہ ان مختلف نظاموں کی حقیقتوں کے حوالے سے ہمارے ذہن میں کوئی ابہام باقی نہ رہے۔
انسان کا جسمانی نظام:۔ اب اگر ہم انسان کے جسمانی نظام کے متعلق گفتگو کریں تو

www.rahimia.org

اس کی تعریف اور حقیقت یوں بیان کی جائے گی کہ "مختلف اعضاء انسان کو باہم مربوط رکھنے والا وہ سلسلہ جو غذا کو ہضم کرکے اس کی تمام ضروریات بھوک پیاس وغیرہ کو ختم کرے اور جسم انسانی کو کنٹرول کرے انسان کا جسمانی نظام کہلاتا ہے۔ چنانچہ اس کی وضاحت کرتے ہوئے امام شاہ ولی اللہ دھلوی ارشاد فرماتے ہیں "جب انسان کھانا کھاتا اور پانی پیتا ہے تو غذا کو ہضم کرنے اور اس کو سنبھالنے والی قوتیں سرگرم عمل ہوجاتی ہیں۔ اس طرح خوراک ہضم ہوجاتی ہے۔ اور اس کا جوہر اور خلاصہ نکل آتا ہے۔ پھر اس جوہر کا ایک حصہ خون بن جاتا ہے دوسرا حصہ منی بن جاتا ہے۔ جبکہ تیسرا حصہ اس توانائی اور انرجی یعنی نسمہ میں تبدیل ہوجاتا ہے۔ (جو انسانی جسم کو کنٹرول کرتی ہے) "**فَهٰذَا نِظَامُ الْقَالِبِ**" یہ انسانی جسمانی ڈھانچے کا نظام کہلاتا ہے" (٦)

ایک اور جگہ پر انسان کے اندرونی جسمانی نظام کی وضاحت کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:۔

"**وَلِلنَّسَمَةِ تَشْبِيهٌ بِنِظَامِ الْمَدِيْنَةِ**" یعنی انسانی جسم میں قوت و توانائی کا نظام بالکل شہری اور ملکی نظام کی طرح موجود ہے (جو جسم انسان کو زندہ رکھتا ہے)" (٧)

شاہ صاحب کی ان تشریحات سے ہمیں انسان کے جسمانی ڈھانچہ کے نظام کی عرفی حیثیت معلوم ہوجاتی ہے۔ پھر یہ جسم انسانی کا مرکزی نظام ہے۔ جس کے ذیل میں اعضائے جسمانی کا بھی اپنا ایک الگ الگ نظام ہے۔ مثلاً" دل کا نظام' دماغ کا نظام' جگر اور گردوں کا نظام وغیرہ وغیرہ' لیکن ان سب کا تعلق اپنے مرکزی نظام سے ہے' یہ مختلف نظامہائے اعضاء بالکلیہ ایک دوسرے سے آزاد رہ کر اپنے انفرادی وجود کو برقرار نہیں رکھ سکتے' دوسری طرف یہ بھی حقیقت ہے کہ مرکزی نظام کو اس کے ذیلی نظاموں سے علیحدہ کرکے باقی بھی نہیں رکھا جاسکتا۔ گویا ان سب کے درمیان ایک باہمی ربط و تعلق ہے۔جس کی بنیاد پر انسانی جسم کا نظام قائم ہے۔

خاندانی اور گھریلو زندگی کا نظام:۔ انسانی جسم کے نظام کے بعد خاندانی اور گھریلو زندگی کا نظام ہوتا ہے۔ یعنی چند افراد مل جل کر ایک خاندان اور گھر کی بنیاد رکھتے ہیں پھر ان کے درمیان باہمی ربط و تعلق پیدا ہوتا ہے۔ اب گھر کے مختلف افراد کے درمیان پایا جانے والا وہ ربط و تعلق جو خاندان کو ایک وحدت کی شکل دے

www.rahimia.org

اور اس میں رہنے والے تمام افراد کے گھریلو تقاضوں اور ضروریات کو پورا کرے خاندانی اور گھریلو نظام کہلاتا ہے۔

اس نظام کے بھی کچھ ذیلی نظام ہوتے ہیں۔ چنانچہ شاہ ولی اللہؒ ان کا ذکر مندرجہ ذیل الفاظ کے ساتھ کرتے ہیں۔

"فتحقق بهٰذه العنايات نظامات ثلث: زواج وولاد وملكة و هٰذا النظام هو السمّى عندنا بالمنزل "(اللہ پاک نے انسان میں نکاح' اولاد اور ملکیت کی خواہش رکھی ہے) پس اللہ تعالیٰ کی ان عنایات کی وجہ سے تین نظام وجود میں آتے ہیں۔ یعنی ۱۔ مرد وعورت کے درمیان شادی کا نظام

۲۔ اولاد کی پیدائش اور اس کی تربیت کا نظام

۳۔ گھریلو زندگی چلانے کے لئے اشیاء کی ملکیت کا نظام

(ان تینوں کے مجموعہ سے جو نظام تشکیل پذیر ہوتا ہے' اسے ہم "گھر" سے تعبیر کرتے ہیں"(۸)

شاہ صاحب کی اس وضاحت سے یہ معلوم ہوا کہ خاندان کا مرکزی نظام مرد و عورت کے باہمی تعلق پر قائم نکاح' اولاد اور ملکیت کے ذیلی نظاموں پر مشتمل ہوتا ہے۔ ان کو ایک دوسرے سے الگ کرکے نہیں دیکھا جاسکتا ہے۔ بلکہ باہم دیگر مل کر ہی یہ نظام درست بنیادوں پر استوار ہوتا ہے۔

شہری اور ملکی نظام:۔ خاندانی اور گھریلو نظام کے بعد اس کے اوپر شہری اور ملکی نظام ہوتا ہے جو مختلف خاندانوں' گروہوں اور جماعتوں کے باہمی ربط پر مشتمل ہوتا ہے۔ چنانچہ شاہ ولی اللہ صاحب اس کی حقیقت ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں:۔

"میرے نزدیک شہری اور ملکی زندگی سے مراد ایک ایسی جماعت ہے جس کے افراد باہم قربت اور تعلق رکھتے ہوں اور جن کے درمیان لین دین کے معاملات جاری ہوں حالانکہ وہ مختلف خاندانوں اور گھروں میں رہنے والے ہوں"(۹)

شاہ صاحب کی اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے نزدیک شہر یا ملک محض کسی خطہ زمین اور اس کی سرحدات کا نام نہیں ہے۔ بلکہ کسی ملک میں رہنے

www.rahimia.org

والے افراد کے درمیان پائی جانے والی وحدت و یگانگت اور باہمی تعلقات پر مبنی اجتماعیت کا نام "ملک" یا "شہر" ہوتا ہے۔ چنانچہ شاہ صاحب اس کو ایک جگہ ان الفاظ کے ساتھ واضح کرتے ہیں:۔

"اِذْ حَقِیْقَۃُ الْمَدِیْنَۃِ لَیْسَتِ السُّوْرُ وَلسُّوْقُ وَ الْعِمَارَاتُ الرَّفِیْعَۃُ وَ اِنَّمَا ھِیَ نَوْعُ اِرْتِبَاطٍ بَیْنَ جَمَاعَاتٍ مِنَ الْاِنْسَانِ"

ترجمہ:۔ ملک اور شہر کی حقیقت محض یہ نہیں ہے کہ اس کی جغرافیائی حدود ہوں، بڑے بڑے بازار ہوں اور بلند بالا عمارتیں ہوں بلکہ ملک اور شہر نام ہے اس خاص ربط اور تعلق کا، جو انسانوں کی مختلف جماعتوں کے درمیان پایا جاتا ہے (۱۰)

ملک کے لئے نظام کی ضرورت:۔ اب اس ملکی اور قومی اجتماعیت کو باہمی ربط و تعلق کی بنیاد پر منظم اور مربوط انداز میں چلانے کے لئے ایک نظام کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور اس کو کنٹرول کرنے کے لئے ایک طاقت کا ہونا ضروری ہے۔ چنانچہ ملکی نظام اور اسے کنٹرول کرنے والی طاقت کی وضاحت کرتے ہوئے شاہ صاحب رقم طراز ہیں:۔

"یہ بہت ضروری ہے کہ لوگوں کی مختلف جماعتوں مثلاً" کاشت کاروں، تاجروں اور صنعتکاروں کے درمیان باہمی ربط و تعلق پیدا ہو اور انسانوں کے ان مختلف گروہوں کے باہمی ربط و تعلق کا نام ہی حقیقت میں "ملک" ہے اس باہمی ربط کی وجہ سے ہی ملک ایک جسد واحد کی حیثیت اختیار کر لیتا ہے۔ پس اس اجتماعی وحدت کو صحیح طور پر قائم رکھنا اور اس سے حاصل ہونے والے فوائد و منافع کو پورا پورا وصول کر کے اس کی حفاظت کرنا بھی ضروری ہے۔(۱۱)

ملکی نظام کی ذمہ داری:۔ اس قومی اجتماعی وحدت کو درست طور پر قائم رکھنے اور اس سے پورے پورے فوائد حاصل کر کے، ملک میں بسنے والے تمام افراد کے اجتماعی اور انفرادی حقوق کی حفاظت کی ذمہ داری نظام پر عائد ہوتی ہے۔ اس لئے کہ اس اجتماعی وحدت کی حکمرانی اس کے ہاتھ میں ہے۔ چنانچہ شاہ صاحب اس کی وضاحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

www.rahimia.org

"اجتماعی اداروں کو چلانے والا وہ نظام ہی معاشرے کا حقیقی حکمران اور ذمہ دار ہوتا ہے۔ جس سے ملک کی (اجتماعی) صحت برقرار رہتی ہے۔ اور اجتماعی منافع کی تکمیل ہوتی ہے"(۱۲)

"نظام" کی تعریف:۔ شاہ صاحب کی درج بالا تحریرات کا خلاصہ یہ ہے کہ قومی اور ملکی نظام طبعی اور فطری طریقے پر اس طرح وجود میں آتا ہے۔ کہ قوم اپنے اجتماعی و انفرادی حقوق کی نگہداشت اور ان کو باہم مربوط کرنے کے لئے کچھ اجتماعی ادارے تشکیل دیتی ہے اور اپنی قوم میں سے کچھ افراد کو ان اجتماعی اداروں کو چلانے کی ذمہ داری سونپ دیتی ہے۔ اور پھر ان اداروں کو چلانے والے افراد اور باقی قوم کے درمیان مختلف امور کے سلسلے میں ایک ربط و تعلق کا سلسلہ جڑ جاتا ہے۔ چونکہ یہ ادارے مختلف اجتماعی تقاضوں کے حوالے سے نیچے سے اوپر تک موجود ہوتے ہیں۔ لہٰذا ان اداروں کے درمیان بھی ایک سلسلہ ربط موجود ہوتاہے۔ اب افراد کا وہ سلسلہ یا ادارہ جو قوم کے انفرادی اور اجتماعی معاملات کو مربوط طور پر چلائے۔ اور قومی اجتماعی مفادات کو بہتر طور پر کنٹرول کرے۔ نظام (system) کہلاتا ہے۔

نظام کا فساد:۔ چونکہ اس نظام اور "دھاگے" کی باگ ڈور' اجتماعی اداروں کو چلانیوالے ہیت حاکمہ کے پاس ہوتی ہے' اس لئے اس کا فرض بنتا ہے کہ وہ اس ربط و تعلق کو قوم کے لئے زیادہ سے زیادہ مفید بنائے۔ اور جن مقاصد کے لئے یہ ادارے تشکیل دیئے گئے ہیں۔ انہیں پورا کرے۔ اب جب تک قومی مقاصد پورے ہوتے رہیں اور قوم کے حقوق کی نگہداشت کا کام جاری رہے تو یہ نظام اور سلسلہ درست اور صالح کہلائے گا۔ لیکن اگر حکمران افراد قومی مفادات کو پس پشت ڈال کر غیر ملکی طاقتوں کے غلام' یا اپنے گروہی مفادات کے اسیر ہوجائیں اور یوں اپنے فرائض سے روگردانی کریں تو "نظام" خراب ہوجاتا ہے۔ اور اس میں فساد آجاتا ہے۔ اس طرح یہ ربط و تعلق اور یہ سلسلہ نظام قوم کے لئے ایک مصیبت بن جاتا ہے۔ اور پوری قوم اس کے ناجائز تسلط کی وجہ سے ایک عذاب میں مبتلا ہو جاتی ہے۔ ان حالات میں ضروری ہوتا ہے کہ اس سلسلہ نظام کو توڑ کر از سر نو قومی

www.rahimia.org

امنگوں کے مطابق ایک اچھا اور بہترین نظام ترتیب دیا جائے۔

مرکزی نظام کے ذیلی نظام:۔ پورے سماج پر قائم مرکزی نظام کی حقیقت اور وضاحت آپ نے گذشتہ سطور سے معلوم کرلی۔ اب اس مرکزی نظام کے ذیل میں اور بہت سے نظام کام کرتے ہیں۔ جو اگرچہ اپنی جگہ مستقل نظام کی حیثیت رکھتے ہیں۔ لیکن مرکزی نظام کے ذیلی ادارے ہونے کی وجہ سے اسی کے ساتھ مربوط اور متعلق ہوتے ہیں۔ اور ان میں وہی فکر کام کر رہا ہوتا ہے۔ جو مرکزی نظام حکومت کی سوچ کا محور اور نقطہ ناسکہ ہوتا ہے۔ وہ ذیلی نظام یہ ہیں:۔ انتظامیہ کا نظام' عدلیہ کا نظام' دفاع و حفاظت کا نظام' امن و امان کا نظام' سیاسی نظام' اقتصادی اور معاشی نظام' تعلیم کا نظام وغیرہ یہ تمام نظام ہائے حیات مرکزی نظام حکومت کے ایسے شعبے ہیں کہ جن کے باہمی ربط و تعلق کی وجہ سے ہی مرکزی نظام اپنا بھرپور کردار ادا کرسکتا ہے۔ پھر ان سب ذیلی اداروں پر چونکہ قوت حاکمہ مرکزی نظام کو حاصل ہوتی ہے اس لئے جس قسم کی سوچ و فکر اور مقاصد حکمران طبقے کے ہونگے اسی کا اظہار ان ذیلی نظاموں سے بھی ہوگا۔

بین الاقوامی نظام:۔ پھر آگے چل کر مختلف اقوام اور ممالک باہم مل کر ایک بین الاقوامی نظام تشکیل دیتے ہیں۔ اور یوں تمام اقوام' اس عالمی نظام کے ذریعے مساوی طور پر اپنی جغرافیائی اور علاقائی حدود کا تحفظ کرتی ہیں۔ اپنے مسائل کو بین الاقوامی فورم کے سامنے پیش کرکے عالمی نقطہ نظر سے انہیں حل کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔ گویا بین الاقوامی نظام قوموں کے داخلی و خارجی حقوق کے تحفظ کی ضمانت فراہم کرتا ہے۔ اور ایک قوم کو دوسری پر جارحانہ اقدامات سے عملی طور پر باز رکھتا ہے۔

لیکن اگر کوئی خاص قوم یا ملک عالمی نظام پر ناجائز تسلط حاصل کرے' ممالک کے مسلمہ حقوق کو گزند پہنچائے۔ اور جارحانہ اقدامات کی مرتکب ہو تو سارا عالمی نظام خراب اور فاسد ہوجاتا ہے۔ کیونکہ اس وقت یہ عالمی نظام قوموں کے حقوق کا تحفظ کرنے کی بجائے ایک قوم کے ناجائز مفادات کے حصول کا ذریعہ بن گیا ہے۔ لہٰذا اسے بھی توڑنا وقت کی ضرورت بن جاتا ہے۔

www.rahimia.org

نظام کے ہمہ گیر اثرات کا جائزہ

گذشتہ سطور میں نظام کی لغوی اور عرفی حقیقت پوری وضاحت کے ساتھ آپ کے سامنے آگئی ہے۔ اب ہم آگے بڑھتے ہیں اور نظام کے ان ہمہ گیر اور دوررس اثرات کا جائزہ لیتے ہیں۔ جو کسی بھی معاشرے کو متاثر کرتے ہیں۔ اور یوں معاشرہ اچھے یا برے اثرات کی لپیٹ میں آجاتا ہے۔

یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ ہر نظام اور اس کو چلانے والے افراد اپنے اپنے دائرہ کار میں انسانی زندگی پر بہت زیادہ اثر انداز ہوتے ہیں۔ نظام کے اثرات کی وسعت اور ہمہ گیریت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس کے دائرہ کار میں آنے والی کوئی چیز انفرادی طور پر اپنے آپ کو اس کی گرفت سے بچا نہیں سکتی ہے۔ اگر معاشرے کا کوئی فرد انفرادی طور پر اس کے مثبت یا منفی اثرات سے بچنے کی کوشش بھی کرے۔ تب بھی وہ اس سے بچ نہیں سکتا ہے۔ نظام کے اچھے یا برے اثرات اس پر ضرور ظاہر ہونگے۔

شاہ ولی اللہ رحمہ اللہ نے اس موضوع پر بھی بحث و گفتگو فرمائی ہے۔ اس سلسلے میں انہوں نے جو فکر پیش کیا ہے ہم اس کی روشنی میں ایک مختصر سا جائزہ پیش کرتے ہیں۔

نظام کی مرکزی قیادت کا وجود اور معاشرے پر اس کے اثرات :۔

گذشتہ سطور میں آپ نے دیکھا کہ انسان کی شخصی اوز ذاتی زندگی سے لے کر قومی اور اجتماعی زندگی تک نظاموں کا ایک تسلسل قائم ہے۔ جس کے زیر اثر تمام افراد انسانی اور ادارے کام کرتے ہیں اب ہر نظام کی ایک مرکزی قیادت ہوتی ہے جو اس نظام کو منظم انداز میں چلاتی ہے۔ چنانچہ شاہ ولی اللہ اس حقیقت کو اپنے ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں:۔

"کُلُّ نِظَامٍ لَابُدَّلَہٗ مِنْ سَائِسٍ" "ہر نظام میں ایک مرکزی قائد ضرور ہوتا ہے۔ جو اس کو چلاتا ہے" (۱۳)

جسمانی نظام کا قائد اور اس کے اثرات :۔ اس اصول کو واضح کرکے شاہ

صاحب نے ہر ایک نظام کی مرکزی قیادت کو بیان کیا ہے۔ اور اس کے اچھے یا برے اثرات کا جائزہ لیا ہے۔ چنانچہ انسانوں کے شخصی جسمانی نظام کی حکمران طاقت کو بیان کرتے ہوئے شاہ صاحب لکھتے ہیں:۔

"وَاعۡلَمۡ اَنَّ الۡقَلۡبَ هُوَ السَّيِّدُ وَهُوَ الۡمَسۡئُوۡلُ عَنۡ رَعِيَّتِهٖ" اس میں کوئی شک نہیں کہ "دل" انسان کے جسمانی نظام کا سربراہ اور حکمران ہے۔ اور وہی اپنی رعایا (یعنی اعضاء انسانی) کی فلاح و بہبود کا ذمہ دار ہے۔

انسانی جسم میں دل کا بنیادی کردار:۔ اب اگر "دل" انسانی جسم کو اس کے طبعی اور فطری تقاضوں کے مطابق صحیح طور پر چلائے گا تو جسم انسانی ٹھیک رہے گا' لیکن اگر اس نے جسم کے فطری اور طبعی تقاضوں کو نظر انداز کیا یا اسکی روح کی ضروریات کو پس پشت ڈال دیا اور خواہشات کے سانچے میں ڈھل کر غلط فیصلے جسم پر مسلط کیئے تو وہ پورے جسم کی تباہی و بربادی کا باعث ہوگا اور پھر پورے جسمانی نظام میں فساد برپا ہوجائے گا۔ چنانچہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس حقیقت کی نشان دہی ان الفاظ میں بیان فرمائی ہے۔

"اَلَا وَ اِنَّ فِي الۡجَسَدِ مُضۡغَةً اِذَا صَلَحَتۡ صَلَحَ الۡجَسَدُ كُلُّهٗ وَ اِذَا فَسَدَتۡ فَسَدَ الۡجَسَدُ كُلُّهٗ اَلَا وَهِيَ الۡقَلۡبُ"

"سن لو! بے شک جسم میں ایک ایسا ٹکڑا ہے اگر وہ صحیح رہے تو تمام جسم ٹھیک رہتا ہے۔ اور اگر وہ خراب اور فاسد ہوجائے تو پورا جسم خراب ہوجاتا ہے۔ یادرکھو! وہ "دل" ہے" (۱۵)

یہ حدیث جہاں یہ بات بیان کرتی ہے کہ انسانی جسم پر اس کے مرکزی نظام کی طاقت یعنی "دل" پوری ہمہ گیریت کے ساتھ اثر انداز ہوتی ہے۔ وہاں ایک اور اصول کی طرف بھی اشارہ کر رہی ہے اور وہ یہ کہ "ہر چیز کا مرکزی نظام اس کی تمام جہات پر گرفت رکھتا ہے۔ اس کی خرابی یادرستگی کا اثر اس چیز پر ضرور ظاہر ہو کر رہے گا۔

انسانی جسم میں دل کے اسی بنیادی کردار کی وجہ سے شاہ صاحب لکھتے ہیں:۔

"دل کی حیثیت اس حکمران کی سی ہے جو حکم جاری کرنے میں پورے اختیارات کا

مالک ہو اور قطعی فیصلہ کرنے کا مجاز ہو جب اس کے سامنے کوئی معاملہ پیش ہوتا ہے اور کوئی ضروری تقاضہ سامنے آجاتا ہے۔ تو وہ پوری شان و شوکت اور قوت کے ساتھ اسے نمٹاتا ہے۔ اور پھر تمام اعضائے انسانی اس کی فرمانبرداری اور اطاعت کرتے ہیں۔ ان کے لئے راہ فرار ممکن نہیں ہوتا۔ ہاں! جب پورا نظام ہی خراب ہوجائے اور "دل" اعتدال کے راستہ سے ہٹ جائے (تو سارا معاملہ بگڑ جاتا ہے) (١٦)

دل کی یہی وہ اہمیت ہے کہ ہم دنیا میں دیکھتے ہیں کہ انسان کی قلبی رجحانات اور عقل و شعور (جسے شاہ صاحب نے دل کے احکامات میں سے شمار کیا ہے (١٧) پر مبنی افکار و نظریات اس کی عملی زندگی پر گہرا اثر ڈالتے ہیں۔ اگر عقل و شعور سے کام لے کر صحیح افکار و نظریات اپنائے جائیں اور بروقت صحیح فیصلے کئے جائیں تو ایسا انسان کامیاب کہلائے گا۔ لیکن اگر عقل و شعور سے کام نہ لیا اور صحیح افکار و خیالات کی روشنی میں بروقت اور صحیح فیصلہ نہ کیا تو اپنی عملی زندگی میں ایسا شخص ناکام ہو کر رہ جائے گا۔

خاندانی نظام کی قیادت اور اس کے اثرات:۔ جسمانی نظام کی طرح خاندانی نظام زندگی میں بھی ایک مرکزی قیادت ہوتی ہے۔ یہ قیادت خاندان کے سربراہ کے پاس ہوتی ہے۔ وہ پورے خاندان اور گھر کو کنٹرول کرنے کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ چنانچہ شاہ صاحب لکھتے ہیں۔

"كُلُّ نِظَامٍ لَابُدَّ لَهُ مِنْ سَائِسٍ وَ سَائِسُ الْمَنْزِلِ هُوَ السَّيِّدُ

"ہر نظام میں ایک مرکزی قائد ہوتا ہے۔ جو اسے چلاتا ہے۔ اور گھر کا قائد اس کا سربراہ ہوتا ہے۔" (١٨)

یہ گھر کے سربراہ کی ذمہ داری ہے۔ کہ وہ اپنے گھر میں بسنے والے افراد کے طبعی اور فطری تقاضوں کا ادراک کرے۔ اور ان کو پورا کرنے کے لئے اپنی ذمہ داری نبھائے۔ اپنے دائرہ کار میں آنے والے افراد مثلاً" بیوی بچوں کی پوری تربیت کرے انہیں باعزت اور باوقار مقام دلائے۔ ان کی ضروریات کو پورا کرے۔ اور پورے خاندان کو بحیثیت مجموعی معاشرہ کا ذمہ دار اور مثالی گھرانہ بنائے۔ اگر خاندان کا سربراہ اپنی ذمہ داریوں کو مکمل طور پر پورا نہیں کرتا تو خاندانی نظام میں فساد پیدا ہو جائے

www.rahimia.org

گا۔ اور یوں وہ خاندان تباہی و بربادی کے کنارے پر پہنچ جائے گا۔ اور اس تباہی کا ذمہ دار خاندان کا سربراہ ہوگا۔ چنانچہ ایک حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اس حقیقت کو یوں بیان کیا گیا ہے:۔

"اِنَّ اللّٰہَ سَائِلُ کُلِّ رَاعٍ عَمَّا اسْتَرْعَاہُ حَفِظَ اَمْ ضَیَّعَ حَتّٰی یَسْئَلُ الرَّجُلُ عَنْ اَھْلِ بَیْتِہٖ"

"بے شک اللہ تعالیٰ ہر سربراہ سے اس کے زیر انتظام افراد کے بارے میں سوال کرے گا کہ ان کے حقوق کو ادا کیا۔ یا ضائع کر دیا حتیٰ کہ انسان سے اس کے گھر والوں اور اہل عیال کے بارے میں بھی سوال ہوگا" (۱۹)

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ خاندانی نظام کی درستگی یا خرابی کا ذمہ دار خاندان کا سربراہ ہوتا ہے۔ کیونکہ اس کے اچھے یا برے اثرات پورے خاندان پر پڑتے ہیں اسی وجہ سے اس سے سوال جواب ہوگا۔

ملکی نظام کی قیادت اور سماج پر اس کے گہرے اثرات:۔ اب آیئے! ملکی اور قومی نظام کی طرف کہ کسی معاشرے پر اس کے اثرات مرتب ہوتے ہیں؟ ہر نظام کی طرح پورے ملک کے نظام کی مرکزی قیادت بھی حکمران طبقات کے پاس ہوتی ہے۔ اس لئے مقتدر طبقات کی سوچ و فکر اور ان کا نافذ کردہ عملی سیٹ اپ' معاشرے پر گہرے اثرات مرتب کرتا ہے۔ ان کے اچھے یا برے اعمال اور صحیح یا غلط احکامات معاشرے کے ہر فرد کو متاثر کرتے ہیں۔ کوئی فرد بھی ان کے اثرات کو قبول کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اس لئے حکمران طبقات کا اجتماعی نقطہ نظر سے درست زاویہ فکر کا حامل ہونا از بس ضروری ہے۔ نیز ان پر لازم ہے کہ وہ ایسا عملی پروگرام نافذ کریں جو قومی اجتماعی تقاضوں کا آئینہ دار ہو اور انہیں غلط راستوں پر جانے سے باز رکھے تاکہ قوم بحیثیت مجموعی ترقی کی منازل طے کرے۔ چنانچہ شاہ صاحب مقتدر طبقات کے فرائض اور ذمہ داریاں بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"جو شخص بھی مخلوق کا سربراہ بنے خواہ وہ مستحکم حکمران ہو یا کوئی ہدایت شناس دانش ور اور مفکر یا اپنی قوم کا نمائندہ ہو تو اس پر واجب اور ضروری ہے کہ وہ (دور کے تقاضوں کے مطابق قومی فلاح و بہبود کے لئے) اچھا اور بہترین پروگرام متعارف کرائے۔ اور انہیں غلط قسم کی رسومات اور طریقہ ہائے کار سے بچائے" (۲۰)

www.rahimia.org

جیسے حکمران ویسے عوام:۔ شاہ صاحب حکمرانوں کا یہ فرض بتا کر لکھتے ہیں کہ جو حکمران یہ امور انجام نہیں دیتا یعنی قومی اجتماعی امنگوں کے مطابق اجتماعی اداروں کو نہیں چلاتا ایسا حکمران قوم کے حقوق غصب کرنے والا ہے وہ قوم کے ساتھ دھوکہ دہی اور خیانت کا مرتکب ہوا ہے۔ اس لئے معزول کر دیئے جانے کے قابل ہے۔ شاہ صاحب فرماتے ہیں:۔

"وَ اِنۡ لَّمۡ یَفۡعَلۡ ذٰلِکَ کَانَ خَائِنًا مُسۡتَحِقًّا لِّلۡعَزۡلِ وَ مِنۡ ہٰذَا الۡقَبِیۡلِ یُقَالُ:النَّاسُ عَلٰی دِیۡنِ مُلُوۡکِھِمۡ فَاِذَا فَسَدَ الۡمُلُوۡکُ فَسَدَ النَّاسُ " "اگر وہ یہ کام (یعنی قوم میں اچھی رسومات جاری نہیں کرتا اور بری رسومات سے نہیں بچاتا) نہیں کرتا تو ایسا حکمران خائن ہے۔ اور معزول کردیئے جانے کا مستحق ہے۔ اس لئے کہ "لوگ اپنے حکمرانوں کے دین پر ہوتے ہیں جب حکمران طبقہ خراب ہوجائے تو تمام لوگ بھی خراب ہوجاتے ہیں"(۲۱)

اس لئے عام لوگوں کو خرابی سے بچانے کے لئے ضروری ہے کہ حکمران طبقات کو قومی اجتماعی اداروں سے الگ کر دیا جائے۔ تاکہ معاشرہ ان کے برے اثرات سے محفوظ رہے حکمرانوں کے اچھے یا برے اعمال کے اثرات پورے معاشرے پر اتنے گہرے ہوتے ہیں ۔ کہ ان کے اچھے کردار اور قومی تقاضوں کے مطابق کئے جانے والے فیصلوں سے سارا ملک امن و امان کا گہوارہ بن جاتا ہے۔ اور باقی اقوام کے درمیان قومی عزت و وقار میں اضافہ ہوتا ہے۔ لیکن اگر وہی حکمران برے کردار کے حامل ہوں۔ قومی تقاضوں کو نظرانداز کردیں اور اپنے غلط فیصلوں کو قوم کے سر تھوپ دیں تو پورا ملک تباہی کے کنارے پر پہنچ جاتا ہے پوری قوم ذلیل و رسوا ہو کر رہ جاتی ہے۔ قومی عزت و وقار خاک میں مل جاتا ہے۔ چنانچہ شاہ صاحب حکمران طبقات کے فکر و عمل کے گہرے اثرات کا جائزہ لیتے ہوئے رقم طراز ہیں:۔

"کسی بھی ملک کا مستحکم حکمران طبقہ اگر اپنی قوم کو بہترین علوم اور اچھے اعمال و کردار کے مطابق تیار کرے تو ایسا ملک ایک مثالی اور بہترین ملک کہلاتا ہے۔ اور اگر وہ اپنی قوم کو جنگ و جدل اور بغض و عدوات کی بنیاد پر تیار کرے تو وہ جنگ اور لڑائی کے لئے ہر وقت تیار رہنے والا ملک کہلائے گا۔ اور اگر حکمران طبقات قوم کو پستی اور ذلت میں رکھیں تو پورا ملک کمزور اور ذلیل شمار ہوگا"(۲۲)

www.rahimia.org

خلاصہ کلام:۔ شاہ صاحب کی درج بالا تحریرات سے یہ بات نکھر کر سامنے آجاتی ہے کہ کسی بھی سماج میں رائج نظام اور اس کی مرکزی قیادت کا اچھا یا برا کردار، پورے سماج پر اپنا گہرا اثر ڈالتا ہے۔ سماج میں رہنے والا کوئی فرد اپنے آپ کو اس کے اثرات سے محفوظ کرکے نہیں رکھ سکتا ہے۔ کسی نہ کسی درجے میں ہر فرد اس کے اثرات کی زد میں ضرور آتا ہے۔

جدید دور میں نظام کے گہرے اثرات:۔ خاص طور پر آج جبکہ دور تبدیل ہوگیا ہے۔ اور جدید ذرائع و وسائل کی وجہ سے پورا ملک ایک شہر کی صورت اختیار کئے ہوئے ہے اور پوری دنیا سکڑ کر ایک ملک کی مانند نظر آتی ہے۔ نظام کا دائرہ نفوذ مزید بڑھ گیا ہے۔ چنانچہ جب سے نظاموں کی باہمی جنگ شروع ہوئی ہے ہر نظام اپنے جال کو مضبوط بنانے کے لئے مورچہ بندی کئے ہوئے ہے۔ اور نت نئے طریقوں سے اپنی گرفت کو زیادہ سے زیادہ پھیلانے کے چکر میں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پوری دنیا نظاموں کی گرفت میں جکڑی ہوئی ہے۔ اور اسی وجہ سے تیسری دنیا کے ممالک پر سرمایہ داری نظام کا عفریت مسلط ہے۔ ساری دنیا کو اپنے چنگل میں پھانس لینے کی اس کی خواہش دن بدن بڑھتی جا رہی ہے۔ چنانچہ جدید ذرائع ابلاغ کے ذریعے سامراجی نظام کے حق میں اس قدر جھوٹا پروپیگنڈہ کیا جاتا ہے۔ کہ حقائق کا تلاش کرنا ایک محال امر نظر آتا ہے۔ سامراجی ذرائع ابلاغ کی پوری کوشش ہوتی ہے کہ دنیا بھر کے افراد شعور سے عاری ہو جائیں۔ اور جس راستے پر ہم انہیں لے جا رہے ہیں وہ اس کو "وحی الٰہی" سمجھ کر چلتے رہیں۔ چنانچہ ان ذرائع ابلاغ نے پوری قوم کے شعور کو مسخ کرکے رکھ دیا ہے۔

ان حالات میں انسانی سماج پر نظام کی گرفت بہت مضبوط ہوگئی ہے۔ انسانی زندگی کا کوئی گوشہ اور زاویہ اس کی دست برد سے محفوظ نہیں ہے۔ انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں پر "نظام" کی گہری چھاپ لگی ہوئی ہے۔ حتیٰ کہ آج کے سامراجی نظام میں تو مذہب بھی اس کی لپیٹ میں آیا ہوا ہے۔ وہ بھی اپنے آپ کو اس کے اثرات سے نہ بچا سکا ہے۔ اور "آلہ کار مذہب" بن کر رہ گیا ہے۔

www.rahimia.org

باشعور افراد کا فرض :- ان حالات میں جبکہ نظام سامراجیت اور استحصال پر مبنی ہو اور انسان کی انفرادی و اجتماعی زندگی پر اس کے گہرے اثرات پڑ رہے ہوں تو باشعور اجتماعیت کا فرض ہوتا ہے۔ کہ وہ نظام کے برے اثرات سے بچ نکلنے کی تدابیر سوچے اور یہ دیکھے کہ ہم بحیثیت مجموعی کس طرح نظام کے دباؤ سے آزاد ہوسکتے ہیں۔ اپنے شعور و فکر کو کس طرح پروپیگنڈے کے اثرات سے بچا سکتے ہیں۔ اور اپنے مذہب کو "آلہ کار مذہب" کے بجائے کس طرح ایک جاندار اور "حقیقی مذہب" کے روپ میں لاسکتے ہیں۔ اس کے لئے ایک جدوجہد اور محنت کی ضرورت ہے۔ اور وہ یہ کہ رائج نظام کو ختم کرنے کے لئے اپنے شعور کو بلند کریں۔ اپنے آپ کو ایک تربیت یافتہ جماعت کے سانچے میں ڈھال دیں۔ اور سامراجی پروپیگنڈوں کے اثر سے اپنے آپ کو نکال لیں۔ تاکہ قومی اجتماع میں پورے شعور کے ساتھ حصہ لیں۔

○

www.rahimia.org

حوالہ جات

(۱) الخیط الذی ینظم بہ اللولو ونحوہ دیکھئے "مختار الصحاح صفحہ ۲۶۷ بیروت المنجسد فی اللغۃ صفحہ ۸۱۸

(۲) الخضوع للقوانین و الحفاظ علیہا مجموعہ عقائد اعتبادی فرتیبہ بشکل مذہب او اثار خاص" قاعدہ معینہ تبع فی الاقتصاد العام اوفی طرف الحکم "النظام الراسمالی" الروئس صفحہ ۱۲۱۱

(۳) ملاح الامر و قوامہ" دیکھئے لاروئس صفحہ ۱۲۱۱ مطبوعہ بیروت

Standerd Dictionary urdu into English p 643 (۴)

Practical Dictionary English into English p .665(۵)

(۶) تفصیل کے لئے دیکھئے تفہیمات الٰہیہ صفحہ ۲۲۹ ج اول مطبوعہ حیدر آباد

(۷) البدور البازغہ صفحہ ۴۱ مطبوعہ حیدر آباد

(۸) حوالہ بالا صفحہ ۸۰

(۹) "اغنی بالمدینۃ جماعۃ متقاربۃ تجری ینھم المعاملات ویکونون اہل منازل شتی" دیکھئے حجۃ اللہ البالغہ صفحہ ۹۲ ج ا مطبوعہ قاہرہ

(۱۰) تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو:۔ البدور البازغہ صفحہ ۶۳ مطبوعہ حیدر آباد

(۱۱) حوالہ بالا صفحہ ۹۱

(۱۲) اصل عبارت ملاحظہ ہو "والذی یدیر الذی بہ توجد الصحۃ وتکمل ہو الامام فی الحقیقۃ" دیکھئے البدور البازغہ صفحہ ۹۱

(۱۳) حوالہ بالا صفحہ ۸۳

(۱۴) ایضاً" صفحہ ۴۵

(۱۵) بخاری و مسلم شریف بحوالہ "قلب" صفحہ مطبوعہ کراچی

(۱۶) البدور البازغہ صفحہ ۴۱

(۱۷) "دل" کے تابع کون کون سی چیزیں ہیں تفصیل کے لئے دیکھئے البدور البازغہ صفحہ ۴۱ تا ۴۵

(۱۸) حوالہ بالا صفحہ ۸۳

(۱۹) رواہ ابن حبان، بحوالہ "اسلام اور تربیت اولاد" صفحہ ۵۶ ج ا مطبوعہ کراچی

(۲۰) البدور البازغہ صفحہ ۱۱۸

(۲۱) حوالہ بالا صفحہ ۱۱۹

(۲۲) حوالہ بالا صفحہ ۱۱۷

www.rahimia.org

شاہ ولی اللہ میڈیا فاؤنڈیشن کی دستیاب مطبوعات

☆ ہماری دعوت

☆ قرآنی اصول معاشیات ---- مولانا حفظ الرحمٰن سیوہاروی

☆ فرد اور اجتماعیت ---- ؍؍ ؍؍ ؍؍

☆ اخلاق و معاشیات کا باہمی ربط ---- ؍؍ ؍؍ ؍؍

☆ غلبہ دین اور عبادات ---- چوہدری افضل حق مرحوم

☆ ثناء خداوندی ---- ؍؍ ؍؍ ؍؍

☆ شعوری تقاضے ---- مولانا شوکت اللہ انصاری

☆ عبادت و خلافت ---- مولانا قاری محمد طیب قاسمی

☆ دینی تمدن کی تشکیل نو ---- ؍؍ ؍؍ ؍؍

☆ انسان اور نفسیاتی عوامل ---- مولانا محمد تقی امینی

☆ اجتماعی مسائل کا ولی اللہی حل ---- جناب محمد مقبول عالم (مرحوم)

☆ ولی اللہی نظام فکر ---- مفتی عبدالخالق آزاد

☆ مولانا محمد الیاس دہلوی کا تصور دین ---- مفتی سعید الرحمٰن

☆ دین وحدت ---- مولانا سید سلیمان ندوی

☆ ولی اللہی تحریک ---- مولانا سید محمد میاں رحمۃ اللہ علیہ

☆ ولی اللہی جماعت کا انقلابی کردار ---- مفتی عبدالخالق آزاد

☆ دین اور حکومت ---- مولانا سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ

☆ جہاد کیا ہے ---- ؍؍ ؍؍ ؍؍

☆ امام شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ (افکار و خدمات) ---- مولانا سید محمد میاں رحمۃ اللہ علیہ

☆ اسلام کے اقتصادی نظام کا تقابلی جائزہ ---- مولانا حفظ الرحمٰن سیوہاروی

☆ جدوجہد اور نوجوان ---- شیخ الہند مولانا محمود الحسن رحمۃ اللہ علیہ

☆ دین حق اور برصغیر کا سامراجی نظام تعلیم ---- مولانا سید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ

ملنے کا پتہ: (۱) پی او بکس نمبر 363 جی پی او ملتان

(۲) مقصود حسن عزیز جبلی کیشنز 56 میکلوڈ روڈ لاہور

www.rahimia.org